بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(۱) ہر سال چودہ اگست کے موقع پر ہمارے ہاں علماء کرام میں دو گروپ بن جاتے ہیں بعض اسے جائز کہتے ہیں اور بعض ناجائز قرار دیتے ہیں، جو ناجائز قرار دیتے ہیں وہ دلائل میں چودہ اگست کو ایک رسم محض اور اس میں ہونے والی برائیوں مثلاً اسراف، فضول خرچی، گانے بجانے، رقص وغیرہ سمیت بہت سے مفاسد کا ذکر کرتے ہیں جبکہ جائز کہنے والے علماء صرف جائز کہتے ہیں کوئی دلیل پیش نہیں کرتے ہیں، آپ سے التماس ہے کہ شرعی فیصلہ سے آگاہ فرمائیں اور دلائل سے مزین فرمائیں۔

(۲) نیز یہ بتائیں کہ جھنڈا کا احترام اور سلامی کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ عبدالغفور خان

الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) اصل سوال کا جواب لکھنے سے پہلے چند باتیں بطور تمہید سمجھ لی جائے۔

(الف) اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر ادا کرنا مامور ومطلوب ہے، قرآن وحدیث میں اسکی تاکید وترغیب آئی ہے

(ب) کسی نعمت پر شرعی حدود میں رہکر اظہار مسرت بھی ناجائز نہیں ہے۔ قال اللہ تعالی: "ویومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ ینصر من یشاء" اور ارشاد ربانی ہے "قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا"

(ج) کسی نعمت پر اظہار مسرت کے واسطے اگر شرعا کوئی دن مقرر ہو یا اس میں اظہار مسرت کے واسطے شرعا کوئی خاص عمل وعبادت کا حکم ہو تو اسی کی پابندی لازم ہے ایسی آدمی اپنی طرف سے کوئی تغیر وتبدیلی نہیں کرسکتا ہے مثلا عیدین کی نمازیں نعمت کی شکرانہ ہیں انہیں خاص دن میں خاص طریقے سے ہی ادا کرنے کا حکم ہے، اسکے برخلاف اگر کسی نعمت پر اظہار مسرت کے واسطے شرعا کوئی دن، تاریخ منصوص ومقرر نہیں ہے تو اپنی طرف سے اسکے واسطے کوئی دن طے کرنے میں اصول یہ ہے کہ اس دن کو دینی طور پر باعث فضیلت نہ سمجھا جائے اور نہ بطور ثواب اسکی تعیین کی جائے، تو اسکی تعیین بدعت نہیں۔

(د) کسی خطہ زمین میں اگر مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ اپنے دین پر عمل کرنے کا موقع نہ ہو جسکی وجہ سے وہ اس خطہ سے آزادی حاصل کرلیں اور ایک ایسا خطہ انہیں حاصل ہو جائے جہاں مکمل آزادی اور اطمینان کے ساتھ اپنے دین پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں تو یہ بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور ایسی نعمت پر بھی شرعی حدود اور شرعی طریقہ کی پابندی کے ساتھ اظہار مسرت جائز ہوگا۔

(ہ) اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتوں پر ادائے شکر کا ایک طریقہ تحدیث نعمت بھی ہے قال اللہ تعالی: یایھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم الخ وقال اللہ تعالی "واما بنعمۃ ربک فحدث" مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ نے "تفسیر معارف القرآن" میں اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا:

Scanned by CamScanner

"مراد یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا لوگوں کے سامنے اظہار کریں کہ یہ بھی ایک طریقہ شکر گزاری کا ہے"

(و) اپنے سلف کے محاسن و خوبیاں بیان کرنا بھی شرعاً مامور و مطلوب ہے قال النبی ﷺ: "اذکروا محاسن موتاکم" خصوصاً راہ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء، اکابر امت کی قربانیوں کی یاد تازہ کرنے اور مسلمانوں میں ان جیسا جذبہ بیدار کرنے کے واسطے ان کا تذکرہ کرنا یا حصول آزادی کے مقاصد کی طرف عوام و حکام کی توجہ مبذول کرانے اس پر استقامت کی ترغیب کے واسطے جلسہ یا مجلس منعقد کرنا بھی باعث اجر و سعادت ہوگی۔

(ز) شرعی حدود میں رہکر اپنے وطن سے محبت اسکے جھنڈے اور اس جھنڈے کے مقاصد کی سربلندی کے لئے کوشش کرنا بھی شرعاً نہ صرف مشروع ہے بلکہ ایک پسندیدہ عمل ہے۔

ان تمہیدی باتوں کے بعد اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانان ہند کو غیر مسلموں کی محکومیت سے آزادی عطا فرما کر "پاکستان" کی صورت میں ایک عظیم نعمت عطا فرمائی جسکے حصول میں بہت سے اکابر علماء و صلحاء، مسلمان رہنماؤں سمیت لاکھوں مسلمانوں کی قربانیاں شامل ہیں اس نعمت عظمیٰ پر اظہار مسرت اور اظہار تشکر کے واسطے اس میں تقریبات و جلسے منعقد کرنا ناجائز نہیں بلکہ شرعاً اسکی گنجائش ہے خصوصاً حصول آزادی کے مقاصد کی طرف عوام و حکام کی توجہ مبذول کرانے اس پر استقامت کی ترغیب کے واسطے تقریبات و جلسوں کا انعقاد جائز ہے، لیکن اسکے واسطے ضروری ہے کہ ان محفلوں کو حدود شرعیہ میں رہکر اور کسی ناجائز امر کا ارتکاب کئے بغیر منعقد کیا جائے، اور کسی بھی ناجائز بات کا ہرگز ارتکاب نہ کیا جائے لہٰذا اس نعمت پر اظہار مسرت و اظہار تشکر کے واسطے کسی گناہ کا کام کرنا مثلاً فضول خرچی کرنا، ناجائز کھیل کود یا لہو و لعب کا ارتکاب کرنا، رقص و سرود کی محفلیں گرم کرنا، گانے باجے کا ارتکاب کسی حال میں جائز نہیں اس سے مکمل اجتناب لازم ہے، کیونکہ یہ باتیں نہ صرف شرعاً ناجائز اور پاکستان کے وجود کے بنیادی مقاصد کے خلاف ہیں بلکہ پوری قوم و ملت اور اس مملکت خداداد کے واسطے تباہ کن ہیں۔

(۲) اسلام میں جھنڈے کی بھی اپنی جگہ ایک اہمیت ہے اور اس جھنڈے کو بلند رکھنے اور اسے گرنے نہ دینے کی کوشش بھی شرعاً مطلوب و مامور ہے آنحضرت ﷺ جب اسلامی فوج روانہ فرماتے تو اہتمام کے ساتھ فوج کے کسی فرد کو اس جھنڈے کی حفاظت اور اسے سربلند رکھنے کی ذمہ داری عطا فرماتے تھے، جو مختلف روایات حدیث سے ثابت ہے، اس لئے اسلامی جھنڈے کی حفاظت اور اسے سربلند رکھنے کی کوشش فی نفسہ جائز ہے، البتہ جھنڈے کو سلامی دینے کا مروجہ طریقہ نہ حدیث سے ثابت ہے نہ سلف صالحین سے، ہاں ایک فوجی طریقہ ہے اگر اسے سنت یا ثواب کا کام قرار دیئے بغیر کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے ہاں مسنون یا ثواب سمجھ کر کیا جائے گا تو بدعت ہو جائیگا۔

مزید دلائل منسلکہ ورق میں ملاحظہ ہوں

Scanned by CamScanner

في الصحيح للبخاري:

" حدثنا زياد بن أيوب حدثنا هشيم حدثنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن بن عباس رضي الله عنهما قال : لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وجد اليهود يصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا اليوم الذي أظفر الله فيه موسى وبني إسرائيل على فرعون ونحن نصومه تعظيما له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن أولى بموسى منكم ثم أمر بصومه"

وفي الصحيح لمسلم:

" حدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا هشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن بن عباس رضي الله عنهما قال: قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا اليوم الذي أظهر الله فيه موسى وبني إسرائيل على فرعون فنحن نصومه تعظيما له فقال النبي صلى الله عليه وسلم نحن أولى بموسى منكم فأمر بصومه"

وفي فتح الباري:621/3

"عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قدم من سفر فنظر إلى جدرات المدينة أوضع ناقته وان كان على دابة حركها من حبها وأخرجه أبو نعيم في المستخرج من طريق خالد بن مخلد عن محمد بن جعفر بن أبي كثير والحارث بن عمير جميعا عن حميد وقد أورد المصنف طريق قتيبة المذكورة في فضائل المدينة بلفظ الحارث بن عمير إلا أنه قال راحلته بدل ناقته ووقع في نسخة الصغاني وزاد الحارث بن عمير وغيره عن حميد وقد نبهت على من رواه كذلك موافقا للحارث بن عمير في الزيادة

مذكورة وفي الحديث دلالة على فضل المدينة وعلى مشروعية

حب الوطن"

وفي مجمع الزوائد: 92/6

"باب من حمل لواء يوم بدر عن ابن عباس قال كان لواء

رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر مع علي بن أبي طالب

ولواء الأنصار مع سعد بن عبادة رضي الله عنهما رواه الطبراني

"

وفيما فيه: 112/6

" وعن عباس قال ما بقي مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم

أحد إلا أربعة أحدهم عبد الله بن مسعود قلت فأين كان علي

قال بيده لواء المهاجرين رواه البزار والطبراني"

وفيما فيه: 163/6

"وعن الزبير يعني ابن العوام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

انه أعطى يوم فتح مكة لواء سعد بن عبادة فدخل الزبير مكة

بلوائين "والله اعلم بالصواب

احقر شاه محمد تفضل علي

دار الافتاء دار العلوم كراتشي

١١/٧/١٤٢٦ھ

الجواب صحيح

الجواب صحيح

الجواب صحيح

الجواب صحيح

الجواب صحيح

Scanned by CamScanner